احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 17/اکتوبر 2009ء

روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخرالحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 17/اکتوبر 2009ء 27 شوال 1430 ہجری 17 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 235

تقویٰ اور صبر

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے قریب بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے اسے فرمایا۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور صبر کر۔

﴿صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قول الرجل للمرءة حدیث نمبر:1174﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے۔ اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (۔) (المومنون:97)

اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ ع

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

فاسق آدمی جو انبیاء کے مقابلہ پر تھے۔ خصوصاً وہ لوگ جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر تھے۔ ان کا ایمان لانا معجزات پر منحصر نہ تھا اور نہ معجزات اور خوارق ان کی تسلی کا باعث تھے' بلکہ وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو ہی دیکھ کر آپؐ کی صداقت کے قائل ہو گئے تھے۔ اخلاقی معجزات وہ کام کر سکتے ہیں جو اقتداری معجزات نہیں کر سکتے الاستقامة فوق الکرامة کا یہی مفہوم ہے اور تجربہ کر کے دیکھ لو کہ استقامت کیسے کرشمے دکھاتی ہے۔ کرامت کی طرف تو چنداں التفات ہی نہیں ہوتا۔ خصوصاً آجکل کے زمانہ میں لیکن اگر پتہ لگ جائے کہ فلاں شخص با اخلاق آدمی ہے تو اس کی طرف جس قدر رجوع ہوتا ہے وہ کوئی مخفی امر نہیں۔ اخلاق حمیدہ کی زد ان لوگوں پر بھی پڑتی ہے جو کوئی قسم کے نشانات کو دیکھ کر بھی اطمینان اور تسلی نہیں پا سکتے۔ بات یہ ہے کہ بعض آدمی ظاہری معجزات اور خوارق کو دیکھ کر ایمان لاتے ہیں اور بعض حقائق اور معارف کو دیکھ کر۔ مگر اکثر لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی ہدایت اور تسلی کا موجب اخلاق فاضلہ اور التفات ہوتے ہیں۔

﴿ملفوظات جلد اول ص 50﴾

MTA پر کلاس یسرنا القرآن

MTA پر ہر ہفتہ، اتوار، منگل، بدھ اور جمعرات کو "یسرنا القرآن کلاس" نشر ہو رہی ہے۔ جو احباب ناظرہ نہیں جانتے ان کے لئے یہ نادر موقعہ ہے۔ اسی طرح والدین اپنے بچوں کو بھی اس پروگرام سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانے کی تحریک کریں۔ پاکستانی وقت کے مطابق کلاس کے اوقات درج ذیل ہیں۔

شام	7:00 بجے
رات	11:00 بجے
صبح	6:30 بجے

﴿ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی﴾

حقیقۃ الوحی کی اہمیت

شوریٰ 2009ء کی سفارش ہے کہ سال 2009ء کے لئے حقیقۃ الوحی کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کر دیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔ امید ہے کہ احباب جماعت سکیم کے مطابق حقیقۃ الوحی کے روزانہ 7 صفحات کا مطالعہ تسلسل کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہوں گے۔

حقیقۃ الوحی کی اہمیت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ

"میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بہ حرف پڑھ لے گا۔ میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا۔"

﴿ملفوظات جلد 5 صفحہ 166﴾

"کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے۔ اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اس کو پڑھ لیں۔۔۔ کم از کم ہمارے دلائل کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کر لیں خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 172)

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء﴾

نتیجہ

پرچہ حقیقۃ الوحی نمبر 3

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ ”ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی، بہت ضروری تھی۔ اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہئے۔ حقیقۃ الوحی اس مطلب کے لئے بہت مفید کتاب ہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 212)

حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق حقیقۃ الوحی کے امتحان کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور نظارت کو مسلسل حل شدہ پرچہ جات موصول ہو رہے ہیں۔ یکم اکتوبر 2009ء تک پرچہ نمبر 3 کے کل 16624 حل شدہ پرچہ جات موصول ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل اور رزلٹ پیش خدمت ہے۔

سب سے پہلے مندرجہ ذیل پرچہ جات موصول ہوئے۔

☆ سب سے پہلے موصول ہونے والا پرچہ: مکرم محمد اکرم صاحب ولد مکرم محمد حسین شاہد صاحب کوارٹر نمبر 64 تحریک جدید ربوہ

☆ پہلے خادم کا موصول ہونے والا پرچہ: مکرم محمد اکرم صاحب ولد مکرم محمد حسین شاہد صاحب کوارٹر نمبر 64 تحریک جدید ربوہ

☆ پہلے ناصر کا موصول ہونے والا پرچہ: مکرم مبارک احمد مغل صاحب ولد مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم لطیف آباد ضلع حیدرآباد

☆ پہلے طفل کا موصول ہونے والا پرچہ: عزیزم ابیض احمد ابن مکرم طارق محمود صاحب حلقہ فیکٹری ایریا ضلع حیدرآباد

☆ پہلی ممبر لجنہ کا موصول ہونے والا پرچہ: مکرمہ نبیلہ نصرت صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب دارالصدر غربی ربوہ

☆ پہلی ناصرہ کا موصول ہونے والا پرچہ: عزیزہ طوبیٰ صاحبہ بنت مکرم محمود احمد گجر صاحب لطیف آباد ضلع حیدرآباد

☆ بذریعہ E-mail موصول ہونے والا پہلا پرچہ: مکرم نوید اقبال صاحب ولد مکرم شیخ اقبال احمد ظفر صاحب۔ دارالذکر مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

☆ بذریعہ فیکس موصول ہونے والا پہلا پرچہ: مکرم سہیل شہزاد صاحب مربی سلسلہ ضلع حیدرآباد

☆ بیرون ملک سے موصول ہونے والا پہلا پرچہ: مکرمہ منزہ ولی سنوری صاحبہ زوجہ مکرم ولی الرحمٰن سنوری صاحب۔ کینیڈا

تنظیموں کی پوزیشنز

تنظیموں کے لحاظ سے موصول ہونے والے پرچہ جات کی تعداد اس طرح رہی۔

تنظیم	تعداد موصولہ پرچہ جات	مجموعی فیصد نمبر
لجنہ اماءاللہ (اول)	8623	66.97
خدام الاحمدیہ (دوم)	6806	61.24
انصاراللہ (سوم)	994	66.07
ناصرات الاحمدیہ	124	65.68
اطفال الاحمدیہ	77	58.44
کل پرچہ جات	16624	64.52

پہلی 20 پوزیشنز

نمبر شمار	نام	ولدیت/زوجیت	پتہ	تنظیم	نمبر
1	منور احمد تنویر صاحب	چوہدری بشیر احمد صاحب	دارالصدر شرقی طاہر ربوہ	انصاراللہ	98
2	محمودہ گلزار صاحبہ	گلزار احمد شاہد صاحب	باغبانپورہ لاہور	لجنہ اماءاللہ	98
3	مبارکہ افتخار صاحبہ	افتخار احمد صاحب	حیات آباد پشاور	لجنہ اماءاللہ	98
4	ڈاکٹر مبارک احمد صاحب	چوہدری رحمت علی صاحب	بہاولپور شہر	انصاراللہ	98
5	مرزا وسیم احمد صاحب	مرزا افتخار احمد اختر صاحب	خانیوال شہر	انصاراللہ	96
6	ظفر احمد صاحب	مبارک احمد صاحب	احمدیہ بیت الذکر اسلام آباد	خدام الاحمدیہ	96
7	صبیحہ کرامت صاحبہ	کرامت علی صاحب	گلشن جامی کراچی	لجنہ اماءاللہ	96
8	احسان الحق قمر صاحب	عبدالرزاق صاحب	ڈیفنس لاہور	انصاراللہ	96
9	نصرت ستارہ صاحبہ	مظفر احمد صاحب	باب الابواب شرقی ربوہ	لجنہ اماءاللہ	95
10	محمد الیاس بقاپوری صاحب	محمد اسماعیل بقاپوری صاحب	سول لائن لاہور	خدام الاحمدیہ	95
11	فوزیہ داؤد صاحبہ	داؤد احمد انجم صاحب	باب الابواب شرقی ربوہ	لجنہ اماءاللہ	95
12	فرحانہ صاحبہ	افضل سندھو صاحب	گلستان جوہر جنوبی کراچی	لجنہ اماءاللہ	95
13	عمران محمود صاحب	ارشد محمود صاحب	سیٹلائٹ ٹاؤن جنوبی راولپنڈی	خدام الاحمدیہ	95
14	صبیحہ شوکت صاحبہ	شوکت علی صاحب	دارالصدر شرقی طاہر ربوہ	لجنہ اماءاللہ	95
15	شاہین بشارت صاحبہ	بشارت احمد خان صاحب	باب الابواب شرقی ربوہ	لجنہ اماءاللہ	95
16	امۃ الحلیم صاحبہ	سردار احمد سلطان صاحب	دارالنصر غربی حبیب ربوہ	لجنہ اماءاللہ	95
17	امۃ الحسیب صاحبہ	مرزا انس احمد صاحب	حلقہ خاص بیت المبارک ربوہ	لجنہ اماءاللہ	95
18	امۃ الجمیل صاحبہ	بشیر الدین صاحب	گلستان جوہر جنوبی کراچی	لجنہ اماءاللہ	95
19	نظیفہ قانتہ صاحبہ	سردار احمد سلطان صاحب	دارالنصر غربی حبیب ربوہ	لجنہ اماءاللہ	94
20	ریحانہ صدیق بھٹی صاحبہ	پروفیسر عبدالحمید بھٹی صاحب	فاروق آباد شیخوپورہ	لجنہ اماءاللہ	94

اضلاع کی پوزیشنز

اضلاع سے موصول ہونے والے پرچہ جات کی تنظیم وار تعداد مندرجہ ذیل رہی۔

نمبر شمار	نام ضلع	انصاراللہ	خدام الاحمدیہ	لجنہ اماءاللہ	کل پرچہ جات
01	ربوہ	116	1660	1456	3232
02	کراچی	40	329	1990	2359
03	لاہور	58	934	890	1882
04	سیالکوٹ	153	340	974	1467
05	فیصل آباد	41	932	212	1185
06	حیدرآباد	87	509	463	1059
07	عمرکوٹ	54	431	246	731
08	میرپورخاص	7	339	355	701
09	شیخوپورہ	30	144	305	479
10	گوجرانوالہ	2	57	328	387
11	راولپنڈی	30	211	114	355
12	بدین	5	214	54	273
13	اسلام آباد	23	99	119	241
14	ساہیوال	3	30	148	181
15	گجرات	27	33	113	173
16	لیہ	15	78	75	168
17	لودھراں	24	53	85	162
18	خانیوال	12	40	103	155
19	نوابشاہ	23	44	86	153

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) ۔ قیمت 5 روپے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت کی یاد میں بعض مشاہدات و تاثرات

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

اطاعت خلافت

خاکسار نے آپ کے پاس ایک لمبا عرصہ کام کیا۔ جن خاص خوبیوں کو خاکسار نے مشاہدہ کیا ان کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے جو کچھ بھی حاصل کیا وہ خلافت کی اطاعت سے حاصل کیا۔ امام وقت کے ذکر سے آپ کا دل گداز ہو جاتا تھا۔

لندن سے حضور انور کی طرف سے بذریعہ فیکس بعض حوالہ جات آپ سے طلب کئے جاتے تھے۔ جونہی آپ کے پاس حوالہ جات کے سلسلہ میں فیکس آتی۔ اپنے ساتھیوں کو بلا کر فوراً کام شروع کر دیتے۔ اس وقت آپ کی کیفیت قابل دید ہوتی۔ نہایت سبک رفتاری سے کام کرتے تھے۔

آپ کی خواہش ہوتی تھی کہ امام وقت کے ارشاد کی جلد سے جلد تعمیل ہو۔ سب سے پہلے دعا کی جاتی پھر متعلقہ کتب کو منگوا لیتے تھے۔ حوالوں کو تلاش کر کے متعلقہ صفحات پر پیپر لگا دیئے جاتے تھے۔

اس کے بعد ان حوالہ جات کی مع سرورق فوٹو کاپیاں کروائی جاتیں۔ اس کے بعد ان کی ترتیب لگاتے پھر ایک علیحدہ چٹھی لکھ کر ان کی تفصیل درج کرتے تھے۔ کام مکمل کر کے دو ممبران کو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں یہ سارا مواد دے کر بھجواتے۔

جب کام زیادہ ہوتا تو آپ اپنے ساتھیوں کو اپنی طرف سے چائے وغیرہ پلاتے۔ کبھی پھل منگا لیا جاتا اور کھانا دارالضیافت سے منگوایا جاتا تھا۔

آپ کا کام کرنے اور کرانے کا انداز ایسا تھا کہ رونق لگائے رکھتے تھے۔ کبھی کوئی لطیفہ سنا دیا۔ کبھی تاریخی واقعہ اور ساتھ ساتھ وعظ و نصیحت بھی جاری رہتی۔

ایک ہی وقت میں کئی پہلوؤں سے آپ سرگرم عمل ہوتے تھے۔ ہمیں یاد ہے کہ کسی ممبر نے ایسے موقعوں پر کبھی اکتاہٹ محسوس نہیں کی تھی۔ ان کے کام کرنے کا طریق، جذبہ اور خلوص تھا جو ساتھیوں کو بھی متحرک اور مستعد رکھتا۔

خلفاء احمدیت سے عقیدت و محبت کا اظہار آپ کے خطوط سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ نہایت انکساری اور عاجزی کا انداز اختیار کرتے تھے۔ ایم ٹی اے پر خلفاء احمدیت کے تمام پروگرام دیکھتے رہتے تھے۔ جونہی کوئی اہم بات سامنے آتی اس کو ڈائری میں نوٹ کر لیتے تھے۔ پھر دفتر میں اپنے ساتھیوں کو بھی آگاہ فرماتے۔ اپنی ذاتی لائبریری میں دوران مطالعہ اور تحریری کام کے ساتھ ساتھ ایم ٹی اے بھی لگایا ہوتا تھا۔

پابندی وقت

آپ کی زندگی کا ایک اہم پہلو یہ بھی سامنے آیا کہ آپ وقت کی بہت پابندی کرتے تھے۔ صبح کے وقت دفتر میں کچھ پہلے ہی پہنچ جاتے۔ جب تک صحت ٹھیک رہی دوپہر کے بعد دفتر دوبارہ آ جاتے اور پھر رات گئے تک کام کرتے رہتے تھے۔ کبھی کبھی خاکسار آ کر آپ کی معاونت کرتا تو بہت ممنون ہوتے تھے۔

جنوری 2000ء میں سائیکل سے گرنے کے بعد پھر دوسرے وقت گھر میں ہی اپنا کام کرتے تھے۔ لیکن حتی المقدور صبح کے وقت دفتر میں وقت پر آتے رہے۔

وقت کے ضیاع کا شدت سے آپ کو احساس ہوتا تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو لمحہ گزر گیا وہ لاکھوں کروڑوں پونڈ خرچ کر کے بھی واپس نہیں لایا جا سکتا۔ اس لئے اس کی قدر کرنی چاہئے۔ دفتر میں آپ نے دو فریم بنوائے ایک اپنے پاس رکھا دوسرا ہمارے کمرہ میں رکھوایا ان فریموں میں درج ذیل ارشادات درج ہیں۔

''تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا''۔

(ترجمہ الہام حضرت مسیح موعود تذکرہ طبع چہارم ص389)

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

وقت نہایت قیمتی چیز ہے جو وقت کو استعمال کرے گا وہی جیتے گا اور جو ضائع کرے گا وہ ہار جائے گا۔ (فرمان مصلح موعود الفضل 23 فروری 1952ء)

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

''حضرت خلیفۃ المسیح امام وقت ہیں۔ وقت آپ ہی کا ہے۔ جس کے ایک لمحہ کا ضیاع بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔''

ان ارشادات کو آپ نے مدنظر رکھا اور ان کے مطابق اپنا کام کرنے کی کوشش کی۔ ہر لحظہ مصروف عمل رہے اور اسی کے مطابق کام کرنے کی تلقین فرماتے رہے۔ آپ دفتر سے جانے کے بعد گھر میں بھی تاریخ احمدیت کا کام کرتے رہتے تھے۔

اکثر بتایا کرتے تھے رات ایک دو بجے تک کام کرتا ہوں۔

کسی پروگرام میں آپ کو جب بلایا جاتا یا کسی میٹنگ میں آپ نے جانا ہوتا تو ہمیشہ وقت کی پابندی کرتے۔ مجھے یاد نہیں کہ ساڑھے بیس سال کی رفاقت میں ایک دفعہ بھی آپ کسی پروگرام میں بروقت نہ پہنچے ہوں۔

احساس ذمہ داری

ذمہ داری چھوٹی ہو یا بڑی آپ اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ علاوہ مفوضہ فرائض کے جو بھی ذمہ داری سامنے آتی اس کی ادائیگی کے لئے پوری تیاری کرتے تھے۔

فرمایا کرتے تھے کہ میں تو کسی نکاح کا اعلان بھی بغیر تیاری کے نہیں کرتا۔ اتنی معلومات اور علم رکھنے کے باوجود ہر پروگرام کی تیاری کرتے نئے حوالے نئی معلومات مہیا کرنے کا ازحد شوق اور جذبہ تھا۔ کوئی بات بغیر حوالے کے کرنا آپ کو پسند نہیں تھا۔ آپ کا کوئی مضمون بھی دیکھیں اس میں حوالے ضرور دیئے گئے ہیں۔

آپ کی تصانیف میں بھی یہ چیز بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ کہیں بھی جاتے تو تاریخ احمدیت کی تدوین و تالیف کے لئے مطلب کی چیزوں کی تلاش میں رہتے تھے۔ کسی پریشانی یا تکلیف کی پرواہ کئے بغیر اپنا فرض ادا کرتے رہے۔

اپریل 1990ء میں آپ گوجرانوالہ کی سنٹرل جیل میں تھے۔ آپ نے 13؍اپریل 1990ء کے مکتوب بنام خاکسار میں لکھا ''یہاں میں اخبارات پڑھ کر ضروری خبروں والے صفحات جمع کر رہا ہوں امید ہے کہ اگر کوئی معتبر ذریعہ مل گیا تو میں ریکارڈ میں محفوظ رہنے کے لئے بھجوا سکوں گا۔ یہ تراشے مساوات، مشرق، جنگ اور نوائے وقت کے ہیں۔ یقین ہے کہ آپ خبروں کا ضروری خلاصہ خاص اہتمام سے محفوظ کر رہے ہوں گے''۔

جب بھی بیرون ربوہ جاتے واپسی پر تاریخ احمدیت کے لئے کچھ نہ کچھ مواد ضرور اکٹھا کر کے لاتے۔ روزانہ کی بنیاد پر کام کرتے تھے۔ یعنی آج کا کام کل پر ڈالنا ان کو گوارا نہ تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس لئے آج کا کام کل پر نہیں چھوڑتا کہ پھر کل کی ذمہ داریوں کو کیسے ادا کر سکوں گا۔ جن کا معلوم نہیں کہ وہ کیسی ہوں۔ اکثر دنیا بھر کے احمدی احباب اور عہدیدار آپ سے حوالہ جات اور معلومات حاصل کرتے رہتے تھے اور آپ ان کو حسب ضرورت مواد مہیا کرتے۔

انداز تحقیق

کسی امر کی تحقیق میں کوئی پہلو تشنہ نہیں رہنے دیتے تھے۔ جتنے ماخذ میسر آتے ان کو بغور ملاحظہ کرنے کے بعد آپ کی تسلی ہوتی تھی۔ اپنے ساتھیوں کو بھی آپ نے یہی سبق دیا۔ بعض اوقات ایک حوالہ کے لئے آپ کو کئی کتب کا مطالعہ کرنا پڑتا۔ آپ کا طریق تھا کہ سب سے پہلے قریب ترین ماخذ کو دیکھتے اگر کامیابی نہ ہوتی تو دوسرے ماخذ کو چیک کرتے۔ لیکن کام ادھورا نہیں چھوڑتے تھے۔ خواہ اس پر کتنا ہی وقت لگے۔

ایک دن آپ نے بتایا کہ رفقاء حضرت مسیح موعود کی بیعت کے حوالے سے لواحقین اندازوں سے بات کر دیتے ہیں۔ لیکن تاریخ کا تعلق اندازوں سے نہیں حقائق سے ہے اور اس کے لئے مجھے تحقیق کرنی پڑتی ہے۔ کئی ماخذ دیکھتا ہوں پھر تاریخ بیعت کو درج کرتا ہوں۔ تاریخ احمدیت کی تدوین میں آپ نے شب و روز محنت کی اور حتی المقدور کوشش کی کہ صحیح معلومات اگلی نسل کو منتقل ہوں۔

آپ بتایا کرتے تھے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بات رہ جائے تو دوبارہ چھپ جائے گی لیکن اگر کوئی غلط بات چھپ جائے تو اس کی تلافی آسان نہیں کیونکہ تصحیح کو تو بہت کم لوگ ہی پڑھیں گے۔

تحقیق اور ریسرچ ورک کو آپ دلچسپ کام قرار دیا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ تحقیق کرتے وقت نئی نئی معلومات سے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور اس سے مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے۔

دین کی خدمت کا غیر معمولی جوش و جذبہ آپ میں پایا جاتا تھا۔ علمی یا قلمی کام کرتے ہوئے محویت کا عجیب عالم ہوتا تھا۔

کہتے تھے کہ جب میں کچھ لکھ رہا ہوتا ہوں تو ایک رو دماغ میں چل رہی ہوتی ہے۔ دائیں بائیں کا خیال نہیں آتا کہ کیا ہو رہا ہے۔

مسائل اور مشکلات کو فرائض کی ادائیگی میں آپ نے رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے بھی وقت درپیش ہوتی تھی۔ معمولی سی لائٹ سے ہی کام جاری رکھتے تھے۔

شوق مطالعہ

کئی دفعہ ہم نے دیکھا کہ کتب کا ڈھیر پڑا ہے اور آپ نے ان کا مطالعہ شروع کر دیا۔ جب تک وہ ختم نہ ہو جاتیں آپ چین سے نہ بیٹھتے تھے۔ ضروری اور اہم پوائنٹ کو کتاب کے شروع میں درج کر دیتے تھے اور

بعض اہم حوالوں پر ریپر رکھ کر ان کی کاپی کروا کر سنبھال لیتے اور حسب ضرورت کام میں لاتے تھے۔

حوالہ جات کی کتب کے حصول کے لئے سرگرداں رہتے۔ ایک دفعہ خاکسار آپ کے ساتھ کتب کی خرید کے لئے لاہور گیا۔ مختلف اداروں سے کتب خریدی گئیں۔ ایک کتاب ''چودہ ستارے'' حاصل کرنے کے لئے پیدل موچی دروازے سے ہو کر ایک عام سی گلی میں لے گئے۔ وہاں ایک دکان سے یہ کتاب ملی۔ میرے لئے یہ بات بڑی حیران کن تھی کہ آپ نے کتابوں کے حصول کے ہر مرکز سے واقفیت رکھی ہوئی تھی۔ کئی دفعہ خلافت لائبریری میں آنے والی نئی کتب کو ملاحظہ کرتے اور جو بھی کتب موجود ہوتی تھیں ان کے ضروری اور اہم حصے فوٹو کاپی کروا لیتے تھے۔ اپنے ساتھیوں کو تاکید کیا کرتے تھے کہ میاں جب بھی کوئی نئی کتاب سامنے آئے تو اس کو کم از کم سونگھ ضرور لیا کرو۔ یعنی یہ دیکھ لیا کریں کہ کتاب کا موضوع کیا ہے۔ کس نے لکھی ہے اور کونسی خاص بات اس میں بیان ہوئی ہے۔

اگر کوئی آپ کو کتاب تحفہ میں دیتا تو آپ کو بے حد خوشی ہوتی تھی۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے سلسلہ کی تائید میں کوئی حوالہ لا کر دے تو یہ میرے لئے ہیرے اور جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

جذبہ دعوت الی اللہ

دفتری مصروفیت اور اہم ذمہ داریوں کے باوجود دعوت الی اللہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔

کئی دفعہ پورا دفتری ٹائم اس کام پر صرف ہو جاتا تھا۔ جس بات کو پیش کرتے، اصل کتاب سے اس کا حوالہ بھی دکھا دیتے۔ اس غرض کے لئے آپ نے حوالوں کی بہت سی کتب اپنی دسترس میں رکھی ہوتی تھیں۔

پُر جوش آواز اور انداز سے دیر تک بولتے چلے جانا آپ ہی کا خاصہ تھا۔ دوران سفر بھی کسی نہ کسی رنگ میں دعوت الی اللہ جاری رہتی۔ مخاطب اپنا ساتھی ہوتا، لیکن دوسروں کو بھی آواز بلند رکھ کر سنا دیتے۔ ایک دن لاہور سے ہم بذریعہ ٹرین ربوہ آ رہے تھے۔ لاہور سٹیشن سے گاڑی پر بیٹھتے ہی گفتگو کا سلسلہ آپ نے شروع کیا۔ خاکسار کے علاوہ دو تین احمدی نوجوان اور بھی تھے جو ربوہ کے لئے سوار ہوئے۔ انہوں نے مولوی صاحب کو دیکھا تو وہ بھی پاس آ گئے۔ بلاخوف و خطر ربوہ تک آپ نے ہمیں مخاطب کر کے سلسلہ کلام جاری رکھا۔ جس کو ساتھ بیٹھے مسافر بھی سنتے رہے۔

اپنی بات کرنے کا فن اور ڈھنگ بھی آپ کو خوب آتا تھا۔ پھر موقعہ اور محل کے مطابق بات کرنے کا بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ دعوت الی اللہ کے حوالے سے احباب جماعت کی مدد کرتے رہتے تھے۔ ان کو حوالوں کے ہتھیاروں سے مسلح کرتے رہے۔

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ہر آن آپ کے شامل حال دیکھی۔ کسی شخص کی حیثیت یا علمیت سے آپ مرعوب نہیں ہوتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ہر مسلک کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ اسی طرح دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں یا کوئی اور اہم علمی نقطہ آپ کے ذہن میں آتا تو فوراً اپنے ساتھیوں کو بتاتے تھے۔ فرماتے تھے یہ طریق ہمارے بزرگوں کا بھی تھا۔ ایک دن آپ نے بتایا کہ رات کا وقت تھا۔ حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے مجھے بلایا۔ جب میں حاضر ہوا تو فرمانے لگے ایک علمی نقطہ میرے ذہن میں آیا تھا۔ سوچا آپ کو بتادوں ایسا نہ ہو کہ صبح تک میں زندہ نہ رہوں اور یہ امانت آگے منتقل ہونے سے رہ جائے۔

بزرگان سلسلہ کے یہ ذوق اور شوق ہی تھے کہ جس نے احباب جماعت کے دلوں میں خدمت دین کے جذبوں کو بلند رکھا۔ اپریل 1990ء میں دوران اسیری بھی آپ نے سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں دعوت الی اللہ جاری رکھی۔ حضرت خلیفة المسیح الرابع کی خدمت میں آپ نے جو رپورٹ بھجوائی اس کے جواب میں حضور انور نے 19 جون 1990ء کے اپنے ایک خط میں خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ''آپ کا خط ملا جیل میں ماشاء اللہ آپ نے تو خوب (دعوت الی اللہ) کی اور زبردست جماعت قائم کی ہے۔ ...... اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت بخشے اور بیشمار رحمتوں اور فضلوں سے نوازے اور کام کی صحت و توفیق عطا فرمائے''۔

خطوط کا جواب

جس دن کسی کا خط موصول ہوتا اسی دن اس کا جواب لکھ کر حوالہ ڈاک کر دیتے تھے۔

فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولانا مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا یہ طریق تھا کہ وہ بھی خط کا فوری جواب دیتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ خط کا جواب میں اپنے اوپر قرض سمجھتا ہوں اگر قاف کا ایک نقطہ حذف ہو تو یہ فرض بن جاتا ہے اگر دوسرا بھی حذف ہو جائے تو مرض بن جاتا ہے اور میں کسی مرض کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ آپ نے بھی یہی طریق اختیار کئے رکھا۔

ہر خط کے جواب میں کوئی نہ کوئی علمی بات، کوئی شعر یا قول ضرور تحریر فرماتے تاکہ پڑھنے والے کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہو۔

آپ فرماتے تھے کہ میاں اس سے خط میں ایک خوبصورتی آ جاتی ہے اور متعلقہ احباب کو خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔ ہمیں مفت کا ثواب مل جاتا ہے۔

خلفاء احمدیت کے خطوط آپ نے ایک ترتیب کے ساتھ فائلوں میں محفوظ رکھے ہوئے تھے۔ بلکہ احباب جماعت کے اکثر خطوط بھی آپ نے سنبھال کر رکھے تھے۔ فرماتے تھے کہ یہ میں نے اپنی آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھے ہیں تاکہ وہ ہمارے ان محسنوں کو بھلا نہ دیں۔

بچوں سے حسن سلوک

دفتر میں مصروفیت کے باوجود اگر کوئی بچہ ملنے آتا تو ضرور وقت دیتے تھے۔ کسی نوجوان یا بڑے سے معذرت کر لیتے لیکن احمدی بچوں کی دلجوئی کرتے اور ان سے محبت سے پیش آنا خاص طور پر ہمیں نظر آتا تھا۔

ممبران شعبہ تاریخ احمدیت میں سے کسی کا کوئی بچہ دفتر آتا تو اسے بڑی محبت سے ملتے اور اگر کوئی چیز پاس ہوتی تو اسے دے دیتے۔ کئی دفعہ چیز نہیں ہوتی تھی تو جیب سے کچھ پیسے دے کر اپنے دل کی تسکین کا سامان کر لیتے۔

آپ کی وفات کا ذکر جب میں نے اپنے چھوٹے بیٹے طاہر احمد (عمر گیارہ سال) سے کیا تو کہنے لگا آپ کے دفتر کے وہ مولوی صاحب فوت ہوئے ہیں جنہوں نے مجھے ایک دن بسکٹ دیئے تھے۔

طاہر آباد ربوہ سے ایک دن دو بچے آئے ہم نے کہا کہ مولوی صاحب تو مصروف ہیں لیکن ان کا اصرار تھا کہ ہم نے ضرور ملنا ہے ہم اتنی دور سے آئے ہیں ہم نے دعا کے لئے کہنا ہے۔ میں نے مولانا صاحب کو بتایا تو آپ نے کہا بلالیں۔ چنانچہ وہ بچے آدھا گھنٹہ آپ سے باتیں کرتے رہے۔ آپ ان سے باتیں بھی کرتے جاتے اور ساتھ ساتھ اپنا کام بھی کرتے رہے۔ وہ بچے بڑے خوش تھے اور اسی لئے وہ کئی بار دفتر آئے اور آپ نے متعدد مرتبہ ان کو ملاقات کا موقع دیا۔

اسی طرح جب بھی کوئی ملنے آیا اگر ان کے ساتھ کوئی بچہ ہوتا تو ان کو خصوصاً وقت دے دیتے۔ فرماتے یہ بچے ہمارا مستقبل ہیں اور یہ خوش قسمت ہے کہ ان کی زندگی میں احمدیت کو بڑا عروج حاصل ہو چکا ہوگا اور آج کے یہ بچے کل کو بڑی بڑی ذمہ داریاں سنبھالنے والے ہیں۔

محترم مولانا صاحب کا احباب جماعت بہت احترام کرتے تھے۔ آپ معمولی سی چیز پر بھی ایسے رنگ میں شکر گزار ہوتے کہ گویا کوئی انمول چیز مل گئی ہے۔ اگر کوئی کسی اخبار کا مضمون یا کسی اہم خبر کی کٹنگ دے کر جاتا تو اس کا نہایت اچھے جذبات کے ساتھ شکریہ ادا کرتے۔

کسی بھی دفتر سے کوئی کتاب یا بغرض ریکارڈ کوئی رپورٹ یا چٹھی آتی تو فوراً شکریہ ادا کرتے تھے۔

خود اگر مصروف ہوتے تو دفتر کے کسی ممبر کو کہہ دیتے کہ بذریعہ فون میری طرف سے شکریہ ادا کریں۔ بعض اوقات اپنے معین الفاظ میں شکریہ ادا کرنے کی تاکید کرتے تھے۔

فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں جو لوگ بیٹھے بٹھائے مواد مہیا کرتے ہیں ان کا شکریہ ادا کرنا ہم پر فرض ہے۔ اگر آپ تحفہ وغیرہ قبول کرتے تھے تو خود بھی ایسے احباب کو کسی نہ کسی صورت میں تحفہ تحائف دیتے تھے۔ کبھی کسی کتاب کی صورت میں یا مٹھائی وغیرہ کی صورت میں کوئی تحفہ وغیرہ ملتا تو یہ مصرع بطور تشکر ضرور کہتے۔ ع

تیرے اس لطف کی اللہ ہی جزا دے ساقی

لوگوں کے احسانات کو آپ یاد رکھتے تھے اور ان کا اکثر ہمارے سامنے ذکر بھی کرتے رہتے تھے۔ آپ کے ساتھ کام کرتے ہوئے یہ خوبی آپ میں نمایاں نظر آئی۔ چھوٹے سے چھوٹے کام میں معاونت پر ممبران شعبہ تاریخ کے ممنون ہوتے اور نہایت عمدہ الفاظ شکریہ کے لئے استعمال کرتے۔

مہمان نوازی

اندرون اور بیرون ملک سے بکثرت احباب جماعت آپ سے ملاقات کے لئے آتے تھے۔ آپ ان کی چائے اور مشروب وغیرہ سے مہمان نوازی کرتے۔ مشروب میں آپ شیزان جوس پیش کرنا پسند کرتے۔ جب کبھی کوئی مہمان آتا تو مشروب پیش کرتے وقت اکثر یہ فقرہ مزاح پیدا کرنے کے لئے کہا کرتے تھے۔

''معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو خالص پانی پیش نہیں کر سکا''۔

بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کا شکر گزار ہوتے ہوئے اکثر عبیداللہ علیم صاحب کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

یہ سعادت بھی نصیبوں سے ملا کرتی ہے
کہ خود آئے چل کے مسیحا کسی بیمار کے پاس

بعض اوقات کوئی مہمان اپنا تعارف کراتا تو آپ جواب میں یہ فقرہ کہتے۔ ''یہ تو ایسے ہے جیسے کولمبس نے امریکہ دریافت کر لیا ہو''۔

مہمان اگر وقت دینے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا تو فرماتے میاں شکریہ تو ہم آپ کا ادا کرتے ہیں کہ ہزاروں میل کا سفر کر کے اور ہزاروں روپے خرچ کر کے تشریف لائے ہیں۔ دفتر میں مہمان نوازی میں کمی محسوس کرتے تو مہمان کو گھر تشریف لانے کی درخواست کرتے۔ گھر لے جا کر خدمت کرتے اور اپنی لائبریری کا وزٹ کراتے۔

یہ بات بھی آپ کے ذہن میں مستحضر رہتی کہ کسی دوست کو کہاں اور کب ملا تھا اور اس کا تعارف کیا ہے۔ کسی مہمان کو جب آپ خود بتاتے تو وہ حیران رہ جاتا۔ خواہ اس کی کسی وقت آپ سے ایک ہی ملاقات کیوں نہ ہوئی ہو۔

مجسم دعا

فرش سے عرش پہ پہنچی ہیں صدائیں میری
میرے اللہ نے سن لی ہیں دعائیں میری

ہمیشہ دعا سے کام شروع کرتے تھے۔ صبح دفتر آتے تو کبھی خود ہی دعا کر لیتے اور بعض اوقات ممبران شعبہ تاریخ کو بھی بلا لیتے اور کسی ایک سے فرماتے کہ دعا کرا دیں۔ اس طرح دفتر میں اجتماعی دعا سے کام کا آغاز کرتے تھے۔

جب ریسرچ ورک آتا تو اجتماعی دعا کے بعد اسے شروع کرتے۔ دعا کی اہمیت کا آپ کو بخوبی احساس

باقی صفحہ 6 پر

مکرم شیخ ناصر احمد خالد صاحب

محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کی چند یادیں

پرل کانٹی نینٹل ہوٹل لاہور میں فیض میموریل لیکچر

ڈاکٹر سلام نے فیض میموریل لیکچر کے شروع میں کہا کہ جب یورپ میں ان کے دوستوں کو علم ہوا کہ وہ اس لیکچر کے لئے لاہور پاکستان جارہے ہیں۔ تو انہوں نے بہت حیرانگی کا اظہار کیا کہ سلام سائنس کا آدمی ہے جو کائنات کے راز آشکار کرنے کا متلاشی ہے جبکہ فیض شعروشاعری کی دنیا کا باسی اور حسن وعشق کی باتیں کرنے والا! دونوں عالمی شخصیات دو مختلف دنیاؤں کی رہنے والی ہیں۔ تو ان میں قدر مشترک کیا ہے؟

سلام نے اس بات کا جواب اپنے لیکچر میں دیا کہ میں اور فیض دونوں دوسرے ملکوں میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ دونوں ہی پرسونا نان گراٹا (Personna-non-grata) یعنی حکومت پاکستان کے نزدیک ناپسندیدہ اشخاص ہیں۔

سلام کی فیض سے بہت دوستی تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ دونوں کو خراب موسم کی وجہ سے یورپ کے کسی ایئرپورٹ پر مجبوراً کئی گھنٹے رکنا پڑا اور ایئرپورٹ پر دونوں کی ملاقات ہوگئی۔ سلام کی فرمائش پر فیض نے اپنے ہاتھ سے اپنی مشہور نظم ؎

نثار میں تری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ نہ کوئی سر اٹھا کر چلے

ان کی ذاتی ڈائری پر لکھ کردی۔

ایک دفعہ ربوہ میں ایک تقریب کے دوران میرے بھائی پروفیسر شیخ منور شمیم خالد صاحب، جنہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے پولیٹیکل سائنس کیا تھا، نے سلام سے دریافت کیا کہ نوبیل پرائز ملنے کے بعد آپ نے دنیا کے کئی ملکوں کا دورہ کیا ہے۔ دنیا کی کئی یونیورسٹیوں نے آپ کو اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی ہے۔ آپ کس ملک کی کس یونیورسٹی کے استقبال سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں؟ تو سلام نے فوراً علی گڑھ مسلم یونیورسٹی انڈیا کا نام لیا۔ تفصیل اس استقبال کی یہ ہے کہ سارا شہر اور یونیورسٹی کے طلباء شہر سے کئی میل باہر استقبال کے لئے جمع ہوگئے۔ جب سلام کار میں وہاں پہنچے تو طلباء نے کار کا انجن بند کرا دیا اور ازراہ محبت وعقیدت گاڑی کو اپنے ہاتھوں سے دھکا دے کر یونیورسٹی کیمپس تک لے کر گئے۔ سلام کا اس قدر پُرجوش اور والہانہ استقبال دنیا میں اور کہیں نہیں ہوا۔

1979ء میں فزکس کا نوبیل پرائز ملنے کے بعد سلام نے دنیا کے سب سے بڑے اجتماع میں جو تقریر کی تھی۔ وہ دسمبر 1979ء ربوہ میں جماعت احمدیہ کا عالمگیر جلسہ سالانہ تھا۔ جس میں لاکھوں احباب شامل تھے۔ پُرجوش نعروں سے ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے سنہری کلے پر سفید پگڑی، کرتا، شلوار اور اوورکوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ میں دیکھ تو نہیں سکا۔ لیکن یقیناً انہوں نے پاؤں میں سنہری تلے کی تاروں سے بنا ہوا کھُسہ پہنا ہوگا۔ جو انہوں نے کالی اچکن اور پگڑی کے ساتھ سویڈن میں نوبیل پرائز ملنے کی تقریب میں پہنا تھا اور ان کے لئے قواعد میں خصوصی طور پر تبدیلی کر کے انہیں پاکستان کا قومی لباس پہننے کی اجازت دی گئی تھی۔

ڈاکٹر صاحب نے جلسہ سالانہ میں تقریر کے بعد رات کو بیت مبارک ربوہ میں بھی لیکچر دیا۔ اس وقت بھی انہوں نے یہی لباس پہنا ہوا تھا۔ ان لیکچروں کو سننے اور ڈاکٹر صاحب کو دیکھنے لاہور اور دوسرے شہروں سے بھی کالجوں، یونیورسٹیوں کے سینکڑوں طلباء ربوہ پہنچے ہوئے تھے۔ بیت مبارک لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور لوگ تگ ودو کر کے آگے بڑھ بڑھ کر ڈاکٹر صاحب کو قریب سے دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جب شور زیادہ ہوگیا تو ڈاکٹر صاحب نے دوتین دفعہ کہا کہ ''شور بہت زیادہ ہے لیکچر کا مزا نہیں آئے گا''۔

ڈاکٹر صاحب کے پاکستان میں چار بہت عزیز اور پسندیدہ طالب علم ہیں۔ ڈاکٹر پروفیسر پرویز ہود بھائی قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں فزکس کے پروفیسر، دانشور اور کالم نگار ہیں۔ یہ وہی ڈاکٹر ہود بھائی ہیں۔ جب عالمی شہرت کے احمدی سائنسدان اور اسلام آباد یونیورسٹی کے پروفیسر، ڈاکٹر نسیم بابر شہید پر رات کے اندھیرے میں ایک نقاب پوش قاتل نے فائرنگ سے حملہ کیا۔ (بابر شہید اخبار الفضل ربوہ کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مرحوم یوسف سہیل شوق کے چھوٹے بھائی تھے) تو ڈاکٹر ہود بھائی فائرنگ کی آواز سن کر سب سے پہلے ان کے گھر پہنچے اور خون میں لت پت ڈاکٹر بابر کو اپنے بازوؤں میں اٹھا کر اپنی کار میں ڈال کر ہسپتال پہنچے۔ مگر ڈاکٹر بابر نے رستہ میں ہی دم توڑ دیا۔ اس ظالمانہ قتل ناحق کے خلاف قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسروں اور طلباء نے ہڑتال کردی اور تین دن تک اسلام آباد کی سڑکوں پر احتجاجی مظاہرہ اور جلوس نکالتے رہے۔ بعد میں ڈاکٹر ہود بھائی نے ایک اخباری بیان میں کہا تھا۔ میں اس وحشیانہ قتل کی شدید مذمت کرتا ہوں اور شہید کی بیوہ کو اس کے حوصلہ، صبر اور عظمت پر سلام پیش کرتا ہوں۔ پھر دہشت گردوں اور مذہبی انتہا پسندوں کو واشگاف الفاظ میں یہ پیغام دیا تھا۔

''تم چاہے جتنے مرضی قتل کرو۔ میں تمہیں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہم کبھی بھی تمہارے آگے سرنڈر (شکست تسلیم) نہیں کریں گے''۔ ؎

کہیں نہیں، کہیں بھی نہیں لہو کا سراغ
نہ دست و ناخن قاتل، نہ آستین پہ نشان
نہ مدعی نہ شہادت حساب پاک ہوا
یہ خون خاک نشیناں تھا رزق خاک ہوا
(فیض احمد فیضؔ)

ڈاکٹر صاحب کے دوسرے عزیز شاگرد ڈاکٹر پروفیسر مجاہد کامران ہیں۔ جو آجکل پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔ ڈاکٹر سلام نے ایک دفعہ اس وقت کے حکومت پاکستان کے اکابرین سے کہا تھا کہ تم مجاہد کامران کو PU کا وائس چانسلر کیوں نہیں بناتے؟ اگر آج سلام زندہ ہوتے تو اپنی 83 ویں سالگرہ منا رہے ہوتے اور اپنی خواہش کے مطابق اپنے عزیز شاگرد کو وائس چانسلر دیکھ کر کتنا خوش ہوتے۔ تیسرے شاگرد ڈاکٹر پروفیسر غلام مرتضٰی ملک اور چوتھے ڈاکٹر پروفیسر انیس عالم ہیں۔

اس قدر لمبی تمہید کے بعد اب میں ڈاکٹر سلام کے لاہور پرل کانٹی نینٹل ہوٹل میں فیض میموریل لیکچر کی طرف آتا ہوں۔ جب ڈاکٹر صاحب کے اس لیکچر کا اعلان اخبارات میں ہوا۔ تو فیض صاحب کی بیٹی پروفیسر سلیمہ ہاشمی اور داماد پروفیسر شعیب ہاشمی کے بقول یہ لاہور میں سائنس کا کھڑکی توڑ ہفتہ تھا۔ جب لاہور کے سینما گھروں میں اردو یا پنجابی کی کوئی اچھی فلم لگتی تھی تو اس کو کھڑکی توڑ ہفتہ کہا جاتا تھا۔ کیونکہ لوگ ایک دوسرے پر چڑھ کر اور مارکٹائی کر کے ٹکٹ حاصل کرتے تھے۔ کہنے لگے کہ پی سی کے اس ہال میں 800 لوگوں کی گنجائش ہے اور ہم نے دس ہزار سے زیادہ لوگوں کو انکار کیا ہے۔

اس لیکچر کے لئے سیکیورٹی کے خاص انتظامات کئے گئے تھے اور منتظمین بھی خاصے فکرمند اور پریشان دکھائی دیتے تھے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ جب نوبیل پرائز حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر سلام پاکستان آئے تو انہوں نے PU کے ہال میں لیکچر دینا تھا۔ لیکن پُرتشدد احتجاج پر اس لیکچر کو منسوخ کرنا پڑا۔ بعد میں سلام صاحب یونیورسٹی کے چند پروفیسروں کو بند کمرے میں خطاب کر سکے۔ اس کے بعد جب اسلام آباد لیکچر کے لئے گئے تو ان لوگوں نے پھر ہنگامہ اور سڑکوں پر احتجاج کیا اور توڑ پھوڑ کی اور رینجرز اور پولیس کو ہوائی فائرنگ کرنا پڑی تھی تو اس پس منظر میں منتظمین کی تشویش بالکل بجا تھی لیکن خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوا اور پاکستان میں ڈاکٹر صاحب کا پہلا اور شاید آخری پبلک لیکچر بہت عمدگی اور امن سے ہوگیا۔ جس پر فیض فاؤنڈیشن والے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جب ڈاکٹر صاحب دیگر عمائدین کے ساتھ ہال میں داخل ہوئے تو تمام حاضرین کھڑے ہوگئے اور دس بارہ منٹ تک والہانہ انداز میں استقبال کے لئے تالیاں بجاتے رہے۔ اس موقعہ پر میں نے بھی ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی اور اپنا تعارف کرانے کے بعد ان کی ایک خوبصورت تصویر پر دستخط لئے۔ میں نے انہیں بتایا کہ جب آپ نوبیل پرائز لینے کے بعد پہلی دفعہ پاکستان آئے تھے تو سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن امام جماعت احمدیہ سے ملنے ربوہ گئے تھے۔ اس وقت جو استقبالیہ آپ کے اعزاز میں ترتیب دیا گیا تھا یہ اس موقعہ کی تصویر ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اس تصویر پر انگریزی میں ''عبدالسلام ربوہ 1979'' تحریر کیا۔ دھاری دار خوبصورت سوٹ میں ملبوس یہ تصویر انہیں بہت پسند آئی اور مجھ سے فرمائش کی کہ اس تصویر کی ایک کاپی میں انہیں ارسال کردوں۔ ڈاکٹر صاحب نے لیکچر سے قبل کچھ اور باتیں بھی کیں۔ جن کو میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے اردو میں کہا کہ (ڈاکٹر) محبوب الحق (جنرل ضیاء کے دور حکومت میں وزیرخزانہ) نے کہا ہے کہ سلام پاکستان آنے سے ڈرتا ہے۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں پاکستان آنے سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ میرے دوست مجھے یہاں بلانے سے ڈرتے ہیں۔ اس بات پر ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ یعنی تمام حاضرین نے تالیاں بجا کر ڈاکٹر صاحب کے مؤقف کی تائید کی۔

پاکستان کی مختلف حکومتوں نے ڈاکٹر سلام سے احمدی ہونے کی بناء پر جو ظالمانہ اور ناروا سلوک کیا۔ اس کی تفصیل بہت دردناک ہے۔ جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں یو این او کے ادارے یونیسکو میں ڈائریکٹر جنرل کی پوسٹ خالی ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کی خواہش تھی کہ وہ اس پوسٹ پر فائز ہو کر تھرڈ ورلڈ (تیسری دنیا) اور پاکستان کی خدمت کریں۔ اس وقت کے پاکستان کے وزیرخارجہ جنرل یعقوب خان نے حکومتی پالیسی کے تحت انہیں نامزد کرنے سے انکار کردیا اور ایک اخباری اعلان میں یہ کہا کہ حکومت پاکستان کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک قادیانی (احمدی) ڈاکٹر سلام کو اس پوسٹ کے لئے نامزد کر سکے۔ اس پر اٹلی اور دنیا کے کئی دوسرے ممالک نے سلام صاحب کو اپنی شہریت کی پیشکش کی اور یہ بھی کہا کہ آپ کی نامزدگی کے بعد دنیا کا کوئی دوسرا ملک اپنا نمائندہ نامزد نہیں کرے گا اور آپ بلا مقابلہ منتخب ہوجائیں گے۔ مگر محبّ وطن اور سچے پاکستانی سلام نے کسی اور ملک کی شہریت قبول کرنے سے انکار کردیا۔

اب میں ان کی وطن سے محبت کی ایک اور مثال بیان کرتا ہوں۔ ٹریسٹے (اٹلی) کے آئی ٹی سی سنٹر کے

بانی ڈائریکٹر کے طور پر ڈاکٹر عبدالسلام نے 1964ء سے 1994ء تک (30 سال) انتھک طریق پر غیر معمولی خدمات سرانجام دیں۔ ریٹائرمنٹ پر آپ کے اعزاز میں ایک پُروقار الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر دنیا کے ہر خطہ سے مختلف اقوام اور ملکوں کے نمائندے اور سائنسدان سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہوئے۔ ان میں دس نوبیل انعام یافتہ سائنسدان بھی شامل تھے۔ سب نے ایک دوسرے سے بڑھ کر ڈاکٹر سلام کو ان کے علمی کارناموں پر خراج تحسین پیش کیا۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے قریب تر ہو کر ان کو خراج تحسین پیش کرے۔ ڈاکٹر صاحب علالت کی وجہ سے ایک وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ افراد اور سائنسدان پاکستان کے اس عظیم سائنسدان کے سامنے آکر رکتے۔ عقیدت سے سر جھکاتے اور الوداعی الفاظ ادا کرتے ہوئے انہیں سلام کرتے اور آگے گزر جاتے۔ اس خصوصی تقریب میں ڈاکٹر پرویز ہود بھائی بھی موجود تھے، جن کا میں اس مضمون کے شروع میں قدرے تفصیل سے ذکر کر چکا ہوں۔ انہوں نے لاہور کے اخبار ڈیلی نیوز میں اس تقریب کی کارروائی بیان کرتے ہوئے یہ بات لکھی تھی کہ اس شاندار الوداعی تقریب میں کسی طرح ایک پاکستانی طالب علم بھی پہنچ گیا۔ قطار میں جب اس طالب علم کی باری آئی تو اس نے جھک کر سلام صاحب کو سلام کیا اور عقیدت کے پھول پیش کرنے کے بعد کہا "سر! میں پاکستان سے آیا ہوں اور پاکستان کو آپ پر فخر ہے"۔ اپنے پیارے وطن پاکستان کا نام سن کر ڈاکٹر صاحب نے کندھوں کو اچکا۔ ان کا جسم کانپنا شروع ہو گیا۔ پاکستان کے لفظ نے ان کے وجود ان کی روح اور دل و دماغ کو ہلا کر رکھ دیا۔ وہ کچھ بول نہ سکے اور بے اختیار آنسو ان کی آنکھوں سے نکل کر رخساروں سے نیچے بہنے لگے۔ اس تقریب کی فضا غمناک اور افسردہ ہو گئی۔ اس وقت یقیناً ان کے دل میں یہ خیال گزر رہا ہو گا کہ وہ اس عظیم درسگاہ کو اٹلی کی بجائے اپنے وطن پاکستان میں کیوں قائم نہ کر سکے!

آخر میں میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (انڈیا) کے پروفیسر احمد علی صاحب کے ان الفاظ کے ساتھ اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

عبدالسلام ایک فرد کا نہیں ایک تحریک کا نام ہے۔ دنیا سے غربت اور جہالت مٹانے کی یہ تحریک ہے۔ علم و دانش کی، عمل و جفاکشی کی، اپنے تہذیبی ورثہ میں جائز فخر کی، طاقتور ممالک کے ظلم و استحصال کے خلاف جہاد کی۔ (بحوالہ الفضل ربوہ 8 جولائی 2009ء)

آخر سلام کی یہ جلاوطنی 1996ء کے آخر میں ختم ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے اس پاک روح، پاکستان کے عاشق صادق کو اپنے پاس بلا لیا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ڈاکٹر سلام ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں اپنے بزرگ والدین کے پہلو میں دفن ہیں۔

مکرم ڈاکٹر ایس اے اختر صاحب

کارآمد زریں نصائح

☆سب سے بُرا شخص وہ ہے۔ جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کریں۔

☆بزدلی یہ ہے کہ آپ حق کے لئے آواز نہ اٹھائیں۔

☆جس معاشرے میں لوگ پڑوسی کا، عزیز کا دوست کا، ساتھی کا خیال نہیں رکھتے۔ وہ معاشرہ ترقی کرنا تو دور کی بات ہے۔ قائم بھی نہیں رہتا۔

☆بردباری اور علم انسان کی سیرت کو آراستہ کرتے ہیں۔

☆حلال روزی کمانے والے کا دل۔ اللہ تعالیٰ نور سے بھر دیتا ہے۔

☆زندگی جب تک نیک کاموں کا ذریعہ نہ بنے۔ وہ شائستہ نہیں کہی جا سکتی۔

☆دوستوں کے بغیر تو گزارا ہو سکتا ہے۔ لیکن پڑوسیوں کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

☆دوسروں پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے اپنے ہی ہاتھ گندے ہوتے ہیں۔

☆ماں باپ کو ڈانٹنے سے پہلے یہ دیکھو کہ تمہارے بچے تمہیں دیکھ رہے ہیں۔

☆جس آنکھ میں حیا ہو۔ وہ کاجل نہ ڈالنے سے بھی خوبصورت لگتی ہے۔

☆باادب بانصیب۔ بے ادب بے نصیب۔

☆عقلمند انسان وہ ہے جو اپنے راز کو چھپا کر رکھے۔

☆انسان کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ دوسروں کے عیبوں پہ پردہ ڈالے۔

☆نماز قائم کرو۔ نماز کامیابی کی کنجی اور ہر مشکل سے نجات کا ذریعہ ہے۔

☆رسولؐ کی اطاعت کرو۔ کیونکہ رسولؐ کی اطاعت میں ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت پوشیدہ ہے۔

☆سچا دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کو کبھی نہیں آزماتا۔

☆حسد انسان کو اندر ہی اندر دیمک کی طرح چاٹتا ہے اور کھوکھلا کر کے رکھ دیتا ہے۔

☆دوسرے آدمیوں کی دلچسپی کو سامنے رکھتے ہوئے ان سے گفتگو کیجئے۔

☆ذاتی لائبریری زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ ہے اور دماغی لائبریری بے بہا نعمت۔

☆زندگی بغیر محنت کے مصیبت اور بغیر عقل کے حیوانیت ہے۔

«بقیہ صفحہ 4» مولانا دوست محمد صاحب

تھا۔ آپ کا یہ طریق رہا کہ صبح دفتر آتے ہی بلند آواز سے سلام کرتے اور فوراً ان امور کی تکمیل میں لگ جاتے جن کا ہر روز آپ قبل از آمد پروگرام بنا کے آتے تھے۔ صفائی اور سلیقہ آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ دفتر میں اپنی سیٹنگ تبدیل کرتے رہتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس کا انسان کے دماغ پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

دفتر میں اگر کبھی چائے وغیرہ کا آپ کے ساتھ پروگرام ہوتا تو آپ خصوصاً پکوڑے منگوانے کا ارشاد فرماتے۔ پکوڑے آپ کو پسند تھے۔ آپ کے نزدیک چونکہ اس میں بیسن ہوتا ہے اور وہ گلے کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو استعمال کرنا پسند کرتے تھے۔ ہر سال اپنی طرف سے ان سب مربیان کی چائے کی دعوت دفتر میں کرتے تھے جنہوں نے کسی وقت آپ کے ساتھ کام کیا تھا اور اب وہ دیگر دفاتر میں کام کر رہے ہیں۔ آپ ان سے فرماتے کہ میں آپ کو شعبہ تاریخ احمدیت کا سفیر ہی سمجھتا ہوں۔

امام وقت کی خدمت میں جب بھی آپ کوئی رپورٹ بھجواتے تو آخر میں اپنے رفقاء کار کے لئے دعا کی درخواست ضرور کرتے تھے۔ جب حضور انور کی طرف سے جواب آتا تو وہ جواب سب ممبران کو پڑھاتے۔ جواب میں حضور انور کی طرف سے بھی رفقاء کار کا ذکر موجود ہوتا اور ہمیں بھی آپ کی وساطت سے امام وقت کی دعاؤں سے حصہ ملتا رہا۔

آپ کا یہ بھی طریق رہا کہ ہم ممبران کو اپنے پاس بٹھا کر بعض واقعات سناتے رہتے تھے۔ کام سے عار نہیں تھا۔ طبیعت میں سادگی تھی۔ تکلف کو پسند نہیں کرتے تھے۔ البتہ دفتری ماحول ایسا چاہتے تھے کہ آنے والے مہمانوں کی طبیعت پر اچھا اثر پڑے۔

آپ طنز و مزاح کو بھی بہت پسند کرتے تھے۔ لطائف اور دلچسپ واقعات آپ کا اکثر موضوع رہتے۔ دوران گفتگو دلچسپ لطائف سنایا کرتے تھے۔ ایمان افروز اور سبق آموز روایات و حکایات بھی آپ کے ذخیرہ معلومات میں شامل رہتی تھیں اور نوک زبان بھی اور ایسے اشعار بھی آپ کو بہت پسند تھے جن میں کوئی سبق یا نصیحت ہوتی۔

کام کرنے کی رفتار حیرت انگیز تھی۔ قلم مشین کی طرح چل رہا ہوتا تھا۔ جس کا اندازہ آپ کے کثیر تعداد میں شائع ہونے والے مضامین سے لگایا جا سکتا۔ دنیا بھر سے مطالبہ آتا تھا کہ آپ مضمون تیار کر کے بھجوائیں۔ موضوع جتنا چاہے وسعت رکھتا ہو۔ بہت جلد اس پر مضمون تیار کر لیتے تھے اور موضوع کو حسب خواہش سمیٹ لیتے تھے۔ جماعتی اشیاء کا بہت خیال رکھتے تھے۔ فوٹو کاپی کرواتے وقت اگر کوئی رزلٹ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے کاغذ ضائع ہوتا تو آپ اس کی دوسری طرف اپنے رف نوٹس کے لئے رکھ لیتے تھے۔ کوئی پیپر پن یا کلپ نیچے گرا ہوتا تو اسے بھی اٹھا کر رکھ لیتے تھے۔ بتایا کرتے تھے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے اسی طرح ایک پیپر پن اٹھائی اور فرمایا یہ سلسلہ کی امانت ہے اس کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ حافظہ اور یادداشت آخری عمر میں بھی ٹھیک تھی۔ کسی امر سے متعلق معلوم کیا تو بڑی تفصیل سے پہلے کی طرح وضاحت مل جاتی تھی۔ ہمیں اس پہلو سے کوئی کمی محسوس نہیں ہوئی۔ ورنہ اکثر لوگوں کی بڑھاپے میں یادداشت متاثر ہو جاتی ہے۔

19 جولائی 2009ء کا دن دفتر میں آپ کا آخری دن تھا۔ کمزوری تھی جسے ہم محسوس تو کرتے تھے لیکن یہ وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ آپ کا دفتر میں آخری دن ہے۔

سلسلہ کی تاریخ آپ نے مرتب فرمائی۔ بہت سی باتوں کے عینی شاہد تھے۔ احباب جماعت اور ان کے بزرگوں سے آپ کی شناسائی حیرت انگیز تھی۔ جب کبھی اس پہلو سے بات ہوتی تو آپ کی معلومات بہت متاثر کرتی تھیں۔ ہر طرف نظر رکھتے تھے۔ گلشن احمد کی آبیاری میں آپ کی محنت شاقہ بھی شامل ہے۔

سلسلہ کی آپ کو بڑی غیرت تھی اور بڑے جوش کے ساتھ اظہار نظر آتا۔ ایک اہم خوبی یہ بھی تھی کہ دوسروں سے مخاطب ہوتے تو مؤدبانہ الفاظ استعمال کرتے اور یہ چیز آپ کی تحریرات اور خطوط میں بھی نمایاں نظر آتی تھی۔ بلکہ ہمیں بتایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوری صاحب نے تاکید کی تھی کہ غیروں کا اگر کوئی حوالہ دوں تو ان کے پورے القابات تحریر کروں۔

اس سے ایک تو اس حوالے کی اہمیت واضح ہو گی دوسرا جب کبھی ان کی نسلیں ان چیزوں کو پڑھیں گی تو اچھا اثر لیں گی۔

آپ کی زندہ دلی، جذبہ خیر سگالی، ہمدردی بنی نوع انسان اور دل کی دردمندی نمایاں اوصاف تھے۔ کہا کرتے تھے کہ بچے جب بیمار ہوتے ہیں تو مجھے ان کی تکلیف، بہت محسوس ہوتی ہے۔ صدقہ کی آپ بہت تاکید کیا کرتے تھے۔ جب بھی آپ کے ساتھ سفر کرنے کا موقعہ ملا۔ سفر شروع کرتے ہی صدقہ کے طور پر کسی فقیر یا مستحق کو کچھ پیسے دے دیتے۔

اگر کوئی خط آتا اور کسی نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا ہوتا تو آپ جواب میں دیگر نصائح اور ہدایات کے علاوہ صدقہ دینے کی تاکید بھی کرتے تھے۔ بہت خوبیوں کے آپ مالک تھے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی تربت پر اپنے بیشمار فضل اور رحمتیں نازل فرمائے اور تمام پسماندگان کو آپ کی جدائی پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سیکرٹریان تعلیم القرآن متوجہ ہوں

نظارت تعلیم القرآن کے تحت مورخہ یکم تا 10 رمضان 2009ء ''عشرہ تعلیم القرآن'' منانے کے لئے تمام جماعتوں کو درخواست کی گئی تھی کہ ان ایام میں خصوصی طور پر ناظرہ قرآن کریم نہ جاننے والوں کو ناظرہ پڑھانے کا باقاعدہ انتظام اور روزانہ تلاوت کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ کے لئے کوشش کی جائے نیز ماہ رمضان المبارک میں یہ بھی تحریک فرمائیں کہ ہر ایک فرد جو ناظرہ قرآن جانتا ہے قرآن کریم کا کم از کم ایک دور مکمل کرے۔ بعدازاں اپنی کارکردگی کی رپورٹ نظارت ہذا میں 30 ستمبر 2009ء تک بھجوانے کی درخواست کی گئی تھی جس میں ماہ رمضان میں قرآن کا ایک دور یا ایک سے زیادہ دور کرنے والوں کی رپورٹ ضرور شامل ہو۔ ابھی تک صرف چند جماعتوں سے یہ رپورٹس موصول ہوئی ہیں۔ سیکرٹریان تعلیم القرآن کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلد از جلد جماعتوں سے عشرہ قرآن کی رپورٹ حاصل کر کے نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں۔ امید ہے آپ خدمت قرآن جیسے اہم شعبہ میں مسابقت کی روح کا مظاہرہ فرمائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

کامیابی

مکرم ڈاکٹر رشید الدین صاحب صدر جماعت 55/2L اوکاڑہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مناہل رشید نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ایف ایس سی پری میڈیکل کے امتحان میں لاہور بورڈ سے 1000/1100 نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب مرحوم سابق صدر حلقہ گولبازار ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری نصر اللہ خاں صاحب باجوہ مرحوم سابق صدر جماعت چک نمبر 55/2L ضلع اوکاڑہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک فرمائے اور آئندہ مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

رابطہ کریں

براہ مہربانی درج ذیل احباب جلد وکالت وقف نو میں رابطہ کر کے ممنون فرمائیں۔

☆ مکرمہ ذکیہ عرفان صاحبہ سابقہ ایڈریس: مکان نمبر 39 گلی نمبر 31 داتا نگر بادامی باغ لاہور

☆ مکرمہ قرۃ العین سکندر صاحبہ سابقہ ایڈریس: فلیٹ نمبر 717B ماڈل ٹاؤن Q بلاک۔ لاہور

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

تقریب شادی

مکرم نعیم الرحمٰن درد صاحب DHA لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عتیق الرحمٰن درد صاحب میک میکڈونلڈ ملٹی نیشنل کمپنی ٹیکساس امریکہ کی شادی کی تقریب مورخہ 5/اکتوبر 2009ء کو PC ہوٹل لاہور میں مکرمہ انم نیاز صاحبہ بنت مکرم قدوس اختر صاحب ملہی لاہور کے ساتھ ہوئی۔ بارات محترم حافظ مظفر احمد صاحب کی سربراہی میں ہوٹل پہنچی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کی تقریب کا اہتمام Royal Palm Golf & Country Club لاہور میں کیا گیا جس میں محترم ملک خالد مسعود صاحب نمائندہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرکت فرمائی اور دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔ دلہن محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کے خاندان سے ہے۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

آل ربوہ کبڈی ٹورنامنٹ

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو مجلس صحت کے تعاون سے آل ربوہ کبڈی ٹورنامنٹ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ 28 ستمبر کو مکرم سید طاہر محمود ماجد شاہ صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا سے کیا۔

اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کی 7 ٹیموں نے حصہ لیا۔ ان ٹیموں کو دو پول میں تقسیم کیا گیا۔ ٹورنامنٹ بلاک وائز رکھا گیا تھا۔ ٹورنامنٹ میں فائنل سمیت 12 میچز کھیلے گئے۔ جس کا انتظام حلقہ دارالشکر کے سپرد تھا۔ اس ٹورنامنٹ کا فائنل میچ مورخہ 11/اکتوبر 2009ء کو فیکٹری ایریا کی گراؤنڈ میں بعد نماز عصر دارالعلوم الف بلاک اور طاہر بلاک کے درمیان کھیلا گیا جسے دلچسپ اور شاندار مقابلے کے بعد علوم الف بلاک کی ٹیم نے جیت لیا۔ میچ کے بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اس اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم اکبر احمد عدنی صاحب افسر دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تھے۔ تلاوت کے بعد مکرم زاہد محمود صاحب ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں محترم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

19/اکتوبر 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
2-35 am	بستان وقف نو
3-50 am	خطبہ جمعہ 16/اکتوبر 2009ء
5-00 am	دورہ حضور انور
5-30 am	سیرت النبی ﷺ
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت
6-30 am	یسرنا القرآن
6-50 am	درس حدیث
7-05 am	لقاء مع العرب
8-20 am	خطبہ جمعہ
9-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-35 am	کیوبی ونٹر فیسٹیول
10-10 am	سوال و جواب
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-30 pm	طب و صحت
1-10 pm	گلشن وقف نو
2-15 pm	فرنچ سروس
2-50 pm	فرنچ ملاقات
3-50 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	جلسہ سالانہ قادیان
5-50 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-00 pm	بنگلہ پروگرام
8-05 pm	خطبہ جمعہ 16/اکتوبر 2009ء
9-05 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
9-50 pm	گلشن وقف نو
10-55 pm	فرنچ ملاقات

20/اکتوبر 2009ء

12-10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-20 am	لقاء مع العرب
2-20 am	فرنچ پروگرام
2-50 am	گلشن وقف نو
3-55 am	خطبہ جمعہ 16/اکتوبر 2009ء
5-10 am	طب و صحت
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-15 am	لقاء مع العرب
8-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-30 am	خطبہ جمعہ 16/اکتوبر 2009ء
9-30 am	فرنچ ملاقات
10-45 am	طب و صحت
11-15 am	جلسہ سالانہ قادیان
12-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
1-05 pm	چلڈرن کلاس
2-10 pm	سوال و جواب
3-30 pm	امن سیمینار
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	سندھی سروس
6-00 pm	تلاوت، خبریں
7-00 pm	یسرنا القرآن
7-30 pm	بنگلہ پروگرام
8-30 pm	مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع
9-05 pm	چلڈرن کلاس
10-05 pm	سوال و جواب
11-15 pm	یسرنا القرآن

21/اکتوبر 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سیکھئے
1-30 am	عربی سروس
2-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-10 am	چلڈرن کلاس
4-15 am	مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع
4-50 am	انتخاب سخن
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت
6-30 am	یسرنا القرآن
7-30 am	لقاء مع العرب
8-45 am	امن سیمینار
9-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-35 am	عربی سیکھئے
10-10 am	سوال و جواب
11-20 am	مجلس خدام الاحمدیہ
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1-00 pm	گلشن وقف نو
2-05 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-50 pm	سوال جواب
3-55 pm	انڈونیشین سروس
4-55 pm	سواحیلی سروس
6-00 pm	تلاوت، درس حدیث
6-20 pm	خطبہ جمعہ 9/اکتوبر 1984ء
7-25 pm	بنگلہ پروگرام
8-30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
9-45 pm	گلشن وقف نو
10-50 pm	سوال و جواب
11-55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

(بقیہ از صفحہ 2 پرچہ حقیقۃ الوحی)

20	چکوال	31	31	75	137
21	سرگودھا	14	30	91	135
22	بہاولنگر	30	30	66	126
23	ہزارہ ڈویژن	6	57	55	118
24	ڈیرہ غازی خان	25	53	17	95
25	اوکاڑہ	9	48	33	90
26	کوئٹہ	11	8	64	83
27	ٹوبہ ٹیک سنگھ	13	26	20	59
28	نوشہرہ فیروز	8	14	32	54
29	سانگھڑ	18	10	22	50
30	پشاور	13	14	19	46
31	کوٹلی	5	11	21	37
32	راجن پور	4	9	22	35
33	مظفرگڑھ	10	5	16	31
34	جہلم	4	6	19	29
35	ملتان	1	25	0	26
36	خیرپور	3	8	13	24
37	قصور	0	1	16	17
38	سکھر	4	4	9	17
39	اٹک	1	5	9	15
40	بہاولپور	8	1	0	9
41	میرپور آزاد کشمیر	1	2	5	8
42	وہاڑی	1	2	3	6
43	جھنگ	1	4	0	5
44	رحیم یار خان	2	1	0	3
45	میانوالی	0	0	2	2
46	لاڑکانہ	0	1	0	1
47	بیرون ملک	0	0	1	1
48	جن پرچوں پر ضلع درج نہیں	0	0	2	2
	کل تعداد	994	6883	8647	16624

متفرق امور:

☆ درج ذیل اضلاع کی طرف سے کوئی پرچہ موصول نہیں ہوا۔بھکر،خوشاب،منڈی بہاؤالدین اورنارووال

☆ 32 پرچہ جات ایسے موصول ہوئے جن پر نام یا پتہ درج نہ تھا۔

☆ حل شدہ پرچہ کی 7 فوٹو کاپیاں موصول ہوئیں۔

☆ 6 خالی پرچہ جات موصول ہوئے۔

☆ 3 ناخواندہ افراد کے بارے میں رپورٹ موصول ہوئی کہ ان کو پرچہ کے سوالات اور ان کے جوابات پڑھ کر سنا دیئے گئے ہیں۔

تمام احباب وخواتین جنہوں نے پرچہ نمبر 3 حل کر کے بھجوایا ہے۔وہ پرچے کا رزلٹ اور نظارت کی طرف سے فولڈر کا ایک چھوٹا سا تحفہ اپنے حلقہ کے مربی صاحب سے وصول کرلیں۔

اگر پرچہ نمبر 3 نہیں بھجوا سکے تو پرچہ نمبر 7 حل کر کے بھجوائیں جو نومبر کے شروع میں ''الفضل'' میں شائع ہوگا۔ جنوری 2010ء میں انشاءاللہ مکمل کتاب کا پرچہ ہوگا۔اس کے لئے بھرپوری تیاری جاری رکھیں۔امتحان کا مقصد حضرت مسیح موعود کی اس خواہش کو پورا کرنا ہے کہ اس کتاب کا امتحان ہو اور اس کو یاد کرلیں۔امید ہے حضرت مسیح موعود کی خواہش کی تکمیل میں آپ ہمارے ساتھ تعاون جاری رکھتے ہوئے کتاب کا مطالعہ جاری رکھیں گے۔

(ناظر اصلاح ارشاد مرکزیہ)

خبریں

لاہور ، دہشت گردی کے واقعات، اہلکاروں سمیت 19/افراد جاں بحق 9 دہشت گرد ہلاک

لاہور میں ایف آئی اے، مناواں پولیس ٹریننگ سکول اور بیدیاں ایلیٹ ٹریننگ سنٹر کی اہم ترین عمارتوں میں دہشت گردوں کے حملے میں اہلکاروں سمیت 19/افراد جاں بحق اور 35 زخمی ہو گئے جبکہ 9 دہشت گرد خودکش حملوں اور سیکیورٹی فورسز کی گولیوں کا نشانہ بنے۔جاں بحق ہونے والوں میں 9 پولیس افسران اور اہلکار جبکہ دو ایف آئی اے کے انسپکٹرز اور سب انسپکٹر شامل ہیں۔6 شہری بھی دہشت گردی کی لپیٹ میں آ گئے۔

کوہاٹ اور پشاور میں بم دھماکے، 14 افراد جاں بحق

صوبہ سرحد کے شہر کوہاٹ میں پولیس کے مطابق ایک خودکش حملہ آور نے چھاؤنی کے علاقے میں واقع پولیس سٹیشن کو نشانہ بنایا ہے اور اس حملے میں 3 پولیس اہلکاروں سمیت 13/افراد ہلاک اور 20 زخمی ہوئے ہیں۔اس حملے میں ایک مبینہ خودکش بمبار نے بارود سے بھری گاڑی صدر پولیس سٹیشن کے مرکزی دروازے سے ٹکرا دی۔کوہاٹ خودکش حملہ کی ذمہ داری تحریک طالبان نے قبول کرلی ہے۔دریں اثناء پشاور میں حکام کا کہنا ہے کہ آفیسر کالونی میں ہونے والے ریموٹ کنٹرول کار بم دھماکے میں ایک بچہ کی ہلاکت اور 8 افراد زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔زخمیوں میں خواتین اور بچے شامل ہیں۔

سو غریب ممالک کو سوائن فلو ویکسین عطیے میں دی جائے گی

عالمی ادارہ صحت نے کہا ہے کہ سو کے قریب غریب اور پسماندہ ممالک کو سوائن فلو کے ویکسین عطیے میں دیئے جائیں گے۔ویکسین کی فراہمی کیلئے اقدامات شروع کر دیئے گئے ہیں اور اس حوالے سے ادارے کے ڈائریکٹر جنرل عنقریب ممالک کی فہرست کی منظوری دیں گے۔ویکسین کی فراہمی کا کام نومبر میں شروع ہوگا۔ویکسین کی کئی ملین خوراکیں ان ممالک میں تقسیم کی جائیں گی۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔اکتوبر

طلوع فجر	5:46
طلوع آفتاب	7:10
زوال آفتاب	12:54
غروب آفتاب	5:36

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ایئر کنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317

www.enlivensolution.com
MOODY UKAS
enliven Solutions
Architecture I Interior I Furniture
7 - 2nd Floor Commercial Area Cavalry Ground Lahore Cantt.
Tel:+9242 6610114-115, 0321 8487933 live@enlivensolution.com

FD-10

ٹیوشن : انگلش
0334-6372030
ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی: تعلیم/علاج
0476-212694

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس،پک کی سہولت موجود ہے
0345-4866677 0333-6708024 042-5054243 7418584
بلال احمد انصاری/صفیان احمد انصاری
بیسمنٹ 25۔قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس